طوطے کی قے (الٹی) پاک ہے یا ناپاک؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13092

تاریخ اجراء: 21 ربیع الثانی 1445ھ/06 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے طوطے کو جب کوئی کھانے کی چیز دی جائے، تو کبھی کبھی وہ کھانے کے کچھ دیر بعد الٹی کر دیتا ہے اور اس کی الٹی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ پنجرے کا نچلا حصہ بالکل گندہ کر دیتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کی الٹی پاک ہے یا ناپاک؟ اور اس صورت میں پنجرے کو کس طرح پاک کیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طوطا اونچا اڑنے والے حلال پرندوں میں سے ہے اور اونچا اڑنے والے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہوتی ہے اور جن پرندوں کی بیٹ پاک ہوتی ہے، ان کی قے بھی پاک ہوتی ہے لہٰذا طوطے کی قے (الٹی) بھی پاک ہے۔ قے سے مراد وہ کھانا، پانی ہے جو پوٹے میں پہنچنے کے بعد واپس باہر آجائے کہ جس جانور کی بیٹ ناپاک نہیں تو اس کا پوٹا بھی نجاست کی جگہ نہیں قرار پائے گا، لہٰذا اگر طوطے نے کچھ کھایا پی کر قے کر دی، تو وہ ناپاک نہیں، اس کی وجہ سے پنجرہ بھی ناپاک نہیں ہوگا کہ اسے مخصوص طریقہ سے پاک کرنا ضروری ہو، البتہ نظافت وصاف ستھرائی کا لحاظ کرنا طبیعتِ سلیمہ کا تقاضا ہے اس لئے جس طرح بھی ممکن ہو پنجرے کو صاف کر دیا جائے۔

طوطا کھانا حلال ہے۔ اس کے متعلق شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”الببغاء طائر احسن الصورۃ واللون یقال لہ طوطی اکثرہ اخضر اللون زنجاری۔۔۔ حکمہ: خوردن طوطی بمذہب امام ابوحنیفۃ کوفی حلال است“ یعنی طوطا ایک اچھی صورت واچھے رنگ والا پرندہ ہے، اس کو طوطی کہا جاتا ہے ان میں زیادہ کا رنگ سبز زنجاری ہوتا ہے۔۔۔ اس کا حکم: امام ابو حنیفہ کوفی (رحمۃ اللہ علیہ) کے مذہب کے مطابق طوطی کھانا حلال ہے۔ (فاکھۃ البستان، صفحہ 344-345، مطبوعہ: بیروت)

فقیہ اعظم مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"طوطا قواعد وضوابطِ شریعت پاک کی رو سے بلا شبہ حلال ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور بکثرت دیگر آئمہ کرام کے نزدیک بھی حلال ہے" (فتاوی نوریہ، جلد3، صفحہ417، دارالعلوم حنفیہ، فریدیہ، بصیر پور)

اونچا اڑنے والے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے۔ اس کے متعلق حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے:" اما ما یذرق فی الھواء فما یوکل کالحمام والعصفور فخرؤہ طاھر "یعنی جو پرندے ہوا میں بیٹ کرتے ہیں، تو (ان میں سے) جن کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسے کبوتر و چڑیا تو ان کی بیٹ پاک ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ155، مطبوعہ:بیروت)

درِ مختار میں ہے:" ما یذرق فیہ فان ما کولا فطاھر والا مخفف "یعنی جو پرندہ ہوا میں بیٹ کرتا ہے، تو اگر وہ کھایا جانے والا ہو، تو (اس کی بیٹ) پاک ہے ورنہ نجاستِ خفیفہ۔(الدر المختار، جلد1، صفحہ577، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی والوالجیۃ میں ہے:" مرارۃ کل شیئ کبولہ و کل حکم ظھر فی البول فھو الحکم فی المرارۃ "ہر چیز کا پتا اس کے پیشاب کی طرح ہے، پس ہر وہ حکم جو پیشاب میں ظاہر ہو گا، وہی حکم پتے کے متعلق ہو گا۔(فتاوی والوالجیۃ، جلد1، صفحہ46، مطبوعہ:بیروت)

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ہر جانور کی قے اس کی بیٹ کا حکم رکھتی ہے جس کی بیٹ پاک ہے جیسے چڑیا یا کبوتر، اس کی قے بھی پاک ہے۔ اور جس کی نجاست خفیفہ جیسے باز یا کوّا، اُس کی قے بھی نجاست خفیفہ۔ اور جس کی نجاست غلیظہ ہے جیسے بط یا مرغی، اس کی قے بھی نجاست غلیظہ۔ اور قے سے مراد وہ کھانا پانی وغیرہ ہے جو پوٹے سے باہر نکلے کہ جس جانور کی بیٹ ناپاک ہے اس کا پوٹا معدن نجاسات ہے، پوٹے سے جو چیز باہر آئے گی خود نجس ہوگی یا نجس سے مل کر آئے گی بہر حال مثل بیٹ نجاست رکھے گی خفیفہ میں خفیفہ، غلیظہ میں غلیظہ" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ390، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم